حافظ محمد ابراہیم فانیؔ

بتلائے جس نے قوم کو ملی تشخصات

تھے عالمِ اسلام پہ ادبار کے حالات
یورپ کو سمجھنے لگا بس قبلۂ حاجات

جب امتِ مرحوم ہوئی دین سے بیزار
تقدیر نے دی ملتِ بیضا کو یہ سوغات

دانائے راز آیا اِک بصورتِ اقبال
بتلائے جس نے قوم کو ملی تشخصات

اقبال تو مداحِ محمدِ عربی ہے
عشقِ رسول ہے ترا سرمایۂ حیات

اِک عہد فیضیاب تری فکر سے ہوا
مسلم کو دیا درس خودی درسِ مساوات

تو حافظؔ و رومیؔ کے تصور کا امیں ہے
مشرق کے لیے باعثِ صد فخر و مباہات

سنائیؔ و عطارؔ کے مسلک کا راز داں
رازیؔ کے غزالیؔ کے ترے سامنے دن رات

تیری نگاہ دیدۂ بینائے وطن ہے
قسامِ ازل نے تجھے بخشے ہیں کمالات

نظروں میں تری ہیچ ہے یہ دانشِ افرنگ
مغرب کا مفکر ہے فقط پیرِ خرابات

ہاں تجھ پہ ناز فلسفہ دانی کو بجا ہے
تو بے نیازِ حکمتِ قانون و اشارات

ہے گم تمہاری ذات میں تسلسلِ آفاق
وجد آفریں ہے تیری یہ صہبائے خیالات

فانیؔ! تمہاری فکر ترا نام ہے زندہ
اقبال تو امر ترا پیغام ہے زندہ

○